منگل | 19- مئی 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 19 مئی 1998ء 22 محرم 1419 ہجری 19 ہجرت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 105

رزق کی وجہ

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک تو ہروقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا (اور کوئی کمائی وغیرہ نہیں کرتا تھا) دوسرا بھائی محنت مزدوری کرکے روزی کماتا تھا۔ ایک دن اس دوسرے بھائی نے شکایت کی کہ میرا بھائی کچھ نہیں کرتا (اور مجھے اس کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تجھے اسی کی بدولت رزق مل رہا ہو۔ (جامع ترمذی کتاب الزھد باب الزھادۃ فی الدنیا)

پورے کے پورے اللہ کی محبت کے دائرے میں داخل ہو جاؤ

خدا کی رضا میں وہ بہشت ہے جو روحانی لوگوں کو اسی دنیا میں ملتی ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ 15 مئی برموقع سالانہ اجتماع جرمنی 1998ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 15- مئی 1998ء سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ جرمنی کے 18ویں سالانہ اجتماع کے افتتاح کے طور پر جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا وہ بعض فنی دشواریوں کی وجہ سے جرمنی سے لائیو ٹیلی کاسٹ نہ ہو سکا۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے اس کی ریکارڈنگ 17- مئی کو پاکستان کے وقت کے مطابق شام 5 بجے نشر کی۔

حضرت صاحب نے خطبہ میں آیات قرآنی کے حوالے سے انصار کو نصیحت فرمائی کہ جتنے بھی سانس زندگی کے باقی ہیں۔ وہ خدا کے حضور پیش کردو اس طرح کہ جان ہی بیچ دی ہو۔ اس طرح سے انسان اللہ کی رحمت کے پروں کے نیچے آجاتا ہے جس سے نکلنے کا وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن جو بے پرواہی کرے اور اللہ کی رحمت کے پروں کے نیچے سے نکلنے کی کوشش کرے تو شیطان اس کو ذرہ بھی موقع نہیں دے گا۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں احمدیوں کے لئے خصوصیت سے سبق ہے۔ اس دور میں جماعت احمدیہ نے اس کثرت سے نشان دیکھے ہیں کہ اس کے ڈگمگانے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا۔

حضرت صاحب نے سنن ترمذی کی ایک حدیث کے حوالے سے فرمایا کہ ایک بھائی نے شکایت کی کہ میرا بھائی ہروقت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا۔ حضرت نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ کیا خبر کہ تجھے جو رزق دیا جا رہا ہے وہ اسی کی وجہ سے ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس میں سب خدمت دین کرنے والوں اور واقفین زندگی کے لئے ایک عجیب سِر ہے۔ جماعت جرمنی میں بکثرت جوان بچے عورتیں ایسی ہیں کہ انہیں اپنی بھی ہوش نہیں وہ ہمہ وقت دین کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کے بھائی واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہم پر بوجھ ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ فرمان پلّے باندھ لو کہ شاید ان کی وجہ سے ہی تمہیں رزق دیا جا رہا ہے۔ خدا کرے کہ ایسی خدمت کرنے والوں کے رشتہ داروں کے دل میں کبھی یہ بات نہ آئے۔

حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ بعض لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کی خاطر جان بیچ دیتے ہیں یہ جو جان بیچی جا رہی ہے یہ لحہ لحہ زندہ ہونے والی اور خدا کے حضور مرنے والی جان ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ بہت سے واقفین زندگی ایسے بھی دیکھے ہیں کہ کسی خاص لحہ عشق میں جان بیچی پھر فراموش کر گئے۔ حالانکہ جان بیچنے کا ثبوت تو لحہ بہ لحہ دینا ہوتا ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کو غور سے پڑھیں تو لطیف باتیں سمجھ میں آجاتی ہیں۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ ایسا انسان اللہ کی رضا کی خاطر اپنی سب صلاحیتیں بیچ دیتا ہے۔ ایسے شخص کو اللہ کی رضا میں وہ لذت نہیں ملتی کہ آئی اور چلی گئی بلکہ وہ ٹھہر جاتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم میں سے کثرت سے ایسے لوگ ہیں۔ کہ کبھی نہ کبھی اللہ کی رضا کی لذت سے لطف اٹھاتے ہیں مگر یہ لذت ٹھہرتی نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ گہری لذت ہے اس کی طرف میں خاص طور پر متوجہ کرتا ہوں۔

حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت بانی سلسلہ کی تحریر ایسی باکمال ہے کہ کوئی دنیا کا چوٹی کا ادیب بھی ایسی تحریر نہیں لکھ سکتا۔ ایک لفظ بھی بے حقیقت نہیں۔ ہر لفظ سچائی سے نور یافتہ ہے۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے استقامت کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد سنایا اور فرمایا کہ جماعت جرمنی بھی ان میں شامل ہے جو اپنی جان اور مال کو اللہ کی راہ میں صرف کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ جتنی بھی قربانی دیں اس کو محض اللہ کا احسان سمجھیں بھولے سے بھی دل میں خیال نہ گذرے کہ ہم خدا کی خاطر کچھ کر رہے ہیں۔ ہر خدمت اپنی ذات میں جزا ہے سچا احمدی وہ ہے جو اپنی تمام طاقتوں کو مادام الحیات خدا کی راہ میں وقف کر دے تا حیات طیبہ عطا ہو۔ حضرت صاحب نے نصیحت فرمائی کہ خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال دو جس طرح ایک بیل اپنی گردن پر جوا ڈالنے کے لئے اپنی گردن جھکا دیتا ہے۔ اور جو اپنے وجود کو خدا کے سامنے رکھ دے تو ایسے شخص کو اللہ کے قرب کے چشمے سے پلایا جائے گا۔

ربوہ۔ 17 مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے احمدی نوجوانوں سے کہا ہے کہ وہ ذوق و شوق سے علم دین حاصل کریں اور پھر اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔

وہ آج مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت منعقد ہونے والی بیالیسویں سالانہ تربیتی کلاس کے طلبہ سے خطاب فرما رہے تھے۔ یہ کلاس 2 تا 17 مئی جاری رہنے کے بعد آج اختتام پذیر ہوگئی۔ امسال اس کلاس میں 48 اضلاع کی 197 مجالس کے 647 خدام نے شرکت کی۔ جبکہ گزشتہ سال 43 اضلاع کی 205 مجالس کے 636 خدام نے شرکت کی تھی۔ اس کلاس کے ناظم اعلیٰ مکرم مسعود احمد سلیمان مہتمم تربیت تھے۔

کلاس کا افتتاح مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر مال آمد نے کیا تھا۔ اختتامی تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ مجموعی طور پر ربوہ کے معروف احمد سلطان اول۔ ربوہ کے محمد انصر دوم اور لاہور کے طہٰ بیگ سوم رہے۔ شیخوپورہ کے محمد انور کو حوصلہ افزائی کا انعام دیا گیا۔ سب سے دور کی مجلس سے آنے والے خادم کا انعام مٹھی (تھرپارکر) کے غلام مجتبیٰ نے حاصل کیا۔

اپنے خطاب میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے فرمایا کہ یہ تربیتی کلاس بہت بابرکت ہے۔ اس کا آغاز حضرت مصلح موعود کے عہد مبارک میں ہوا۔ اس کی بنیاد قرآن کریم کی یہ آیت ہے کہ ہر طبقہ اور ہر گروہ میں سے کچھ ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو دین سیکھنے کے لئے آئیں اور پھر واپس جاکر سکھائیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ایسی کلاسوں کا مقصد علم دین حاصل کرنا ہے۔ یہاں آپ کو علم دین حاصل کرنے اور نیکیاں بجالانے کی عادت ڈالی جاتی ہے تاکہ آپ واپس جاکر ان باتوں کو پھیلائیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے ان باتوں کی تائید میں حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت مصلح موعود کے ارشادات سنائے۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ جو کچھ آپ نے سیکھا ہے اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ آپ نے خدام کو نصیحت فرمائی کہ وہ احمدیہ ٹیلی ویژن سے منسلک ہو جائیں اور اس آسمانی مائدہ سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔

اس کے بعد مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مکرم راجہ منیر احمد خاں صاحب نے طلباء کو خدا حافظ کیا اور منتظمین اور صدر محفل کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کرائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

عبد المالک

صحبتِ صالحین کا آسان ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام قرآن پاک میں نیکوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

"ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے"

(الترغیب والترھیب۔ الترغیب فی مجالسہ العلماء)

اسی طرح ایک اور حدیث کا ترجمہ درجہ ذیل ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

"نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھائے والا تجھے مفت خوشبو دے گا۔ یا تو اس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تو اس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔"

(مسلم کتاب البر و الصلہ باب استجاب مجالستہ الصالحین)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے۔

جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے (کشتی نوح ص 28)

روز اول سے ہی یہ طریقہ جاری ہے کہ ہر شخص جس نے نیکوں کی صحبت اختیار کی وہ نیکیوں میں ترقیاں کرنے والا بن گیا اور انسان کی اصلاح کا بہترین ذریعہ صحبت صالحین ہے ہزار ہا انسان ایسے ہیں جو نیک۔ بزرگ اور اللہ والوں کی صحبت میں رہنے کے نتیجہ میں نیک اور متقی بن گئے اسی لئے یہ مقولہ مشہور ہے

صحبتِ صالح ترا صالح کند

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ یکم مئی 98ء میں جماعت عالمگیر کو ان الفاظ میں نصیحت فرمائی ہے۔

"کہ تمام دنیا کے احمدیوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ صحبت صالحین کا سبق آج پلے باندھ لیں۔"

(الفضل ربوہ 5۔ مئی 98ء)

ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ امام وقت کے ہر حکم پر عمل کرے کیونکہ اس نے یہ عہد باندھ رکھا ہے۔

جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔

ہر ملک، ہر علاقے میں نیک اور صالح لوگ موجود ہے اور ہوتے رہیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ کی قدیم سے سنت ہے کہ انسان کی اصلاح اور ہدایت کے لئے سامان پیدا کرتا رہتا ہے۔

حضرت صاحب کی اس تحریک پر اور نصیحت پر عمل کرنے کا میرے نزدیک ایک آسان طریقہ ہے جو کسی احمدی کے لئے مشکل نہیں ہے۔

وہ یہ کہ اس دور کے آسمانی انعام اور فضل سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے جو MTA کے رنگ میں ہے جو خالص خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے 24 گھنٹے کام کر رہا ہے جس میں صبح ہو یا شام دوپہر ہو یا رات ہر وقت نیکی کی باتیں بتائی جاتی ہیں مگر اسی MTA میں وہ پروگرام جن میں حضرت صاحب خود شرکت فرماتے ہیں چاہے سوال و جواب ہو یا درس القرآن یا ہومیو پیتھی کلاس ہو یا اردو کلاس ہو ان میں ہم سب کو ضرور شامل ہونا چاہئے یہ صحبت صالحین کا سب سے اچھا اور آسان ذریعہ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود انہیں امام بنایا ہے پس ان کی صحبت سے فائدہ اٹھائیں۔ ان کی مجلس میں شامل ہوں ان کو دیکھیں اور ارشادات سنیں۔ اسی میں ہمارے لئے برکت ہے یہی ہماری کامیابی کا راز ہے اور اس ذریعہ سے ہم حضرت صاحب کی نصیحت پر عمل کر سکتے ہیں کیونکہ ہمیں خدا بھی یاد آتا ہے اور ہمارے علم میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور عمل میں آسان بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہم سے وہ کام لے جس سے اس کی رضا حاصل ہو۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆

چندہ تحریک جدید کا اصل معیار

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

○ ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے۔ جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا"

اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ چندہ تحریک جدید کا اصل معیار ہر شخص کی حیثیت ہے۔ پس عہدیدار حضرات وعدہ لیتے وقت اس معیار کو مد نظر رکھیں تو ہر جماعت بفضل خدا ٹارگٹ پورا کر سکتی ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆......☆......☆......☆

تیری روزی شہر وچ تے ساڈے دانے پنڈ

ننگے پنڈے چانّی گئی بگانے پنڈ\
عاشق بُھکھے سوں گئے رات پرانے پنڈ

کِکّر دے گل لگ کے آکھے جنڈ کریر\
کلّم کلّے رہ گئے اسیں نمانے' پنڈ

ہولی ہولی شہر نے مٹی لئی خرید\
وِکدے وِکدے وِک گئے آنے آنے پنڈ

مُنڈیاں کُڑیاں پا لئے بنگلے شہر لہور\
ماں پیو موت اڈیکدے نمو جھانے پنڈ

ناں کوئی آنڈھ گوانڈھ اے تے نہ کوئی سجن ساق\
توں وسنیک ایں شہر دا تو کی جانیں پنڈ

پنڈوں آوے پیار دی نمی نمی وا\
وسدیاں رہن حویلیاں تے موجاں مانے پنڈ

سرگھی ویلے جاگدے ربوے دے وسنیک\
لوکاں بھانے شہر اے تے ساڈے بھانے پنڈ

نگھی' نرم' نویکلی پنڈاں دی پرمیت\
سفنے دے وچ جا وڑاں آنے بہانے پنڈ

کچّے پکّے شہر دی ونگی ٹیڈھی سوچ\
وِہندیاں وِہندیاں آوڑی زور دکھانے پنڈ

تینوں ٹھرک مکان دا سانوں ویل زمین\
تیری روزی شہر وچ تے ساڈے دانے پنڈ

کندھاں دے گل لگ کے کوٹھے دیسی ڈھا\
جے مضطر نوں لے گیؤں اَج پرانے پنڈ

پروفیسر چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الاوّل

انسان کی تین قوتیں

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ اول مولانا نورالدینؓ صاحب نے 3۔ فروری 1911ء کو بعد مغرب مجھے بلایا۔ چند اور احباب بھی موجود تھے آپ نے مفصلہ ذیل تقریر فرمائی۔

انسان کے اندر تین قوتیں ہیں۔ ایک تخیلی۔ دوسری علمی۔ تیسری عملی۔

قوتِ تخیّلی

تخیلی قوت شاعروں کی بہت بڑی ہوئی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے نازک خیال انہیں سوجھتے ہیں۔ اور وہ سوچتے رہتے ہیں۔

مرزا غالب

بڑے نازک خیال تھے۔ ان کی یہ حالت تھی کہ بعض وقت ایک ایسا شعر کہہ گذرتے تھے۔ کہ دوسرے وقت خود بھی اس کی سمجھ نہ آتی تھی۔

مولوی فضل حق خیر آبادی

نے ان کا دیوان ترتیب دیا۔ مرزا غالب نے انہیں کہہ دیا تھا۔ کہ جو تمہیں سمجھ آتا ہے۔ اس طرز پر ترتیب دے لو۔ ایک مرتبہ یہ قوت تخیلی ان کی ایسی بڑھی کہ

شاہزادہ جوان بخت

کی شادی پر سہرا کہا۔ اور اس میں بڑا دعویٰ کیا۔ آخر (ابراہیم) ذوق نے مقابلہ کیا اور مرزا غالب کو مجبوراً عذر کرنا پڑا اور شرمندہ ہونا پڑا۔

انشاء اللہ خان

بھی بڑے پایہ کا شاعر تھا اور بڑا نازک خیال۔ مگر آخر گمنامی کی زندگی میں جان دے دی۔ یہ نتیجہ تھا قوت تخیلی کی ترقی کا۔

فارسی میں

حضرت امیر خسروؒ

بڑے پایہ کے شاعر گذرے ہیں اور ان کی قوت تخیلی بھی بہت بڑھی ہوئی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ

حضرت خواجہ نظام الدین علیہ الرحمتہ

کی خلافت سے محروم رہے۔

ایڈیٹروں کی قوت تخیلی

بھی بڑھی ہوئی ہوتی ہے جب قوت تخیلی کا زور ہو تو اسے علمی اور عملی قوتوں کے رنگ میں لانے کی کوشش اور دعا کرنی چاہئے۔

عملی و علمی قوت

عملی قوت انبیاء علیہم والسلام کی بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام

کی عملی قوت ہی تو تھی۔ جس نے اپنے مخالفین کو غرق کر دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

کی عملی قوت کا تماشہ دیکھو کہ فرعون اور اس کی جماعت کو غرق کر دیا۔ اعلیٰ درجہ کی چیز یہی ہے اور پھر اگر یہ نہ ہو علمی قوت کو بڑھانا چاہئے۔ جو لوگ قلم سے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں اور عملی رنگ

پیدا نہیں کرتے وہ ناکام رہ جاتے ہیں۔

تمام کامیابی

عملی قوت سے پیدا ہوتی ہے۔ بیماری۔ افلاس اور مشکلات میں تخیلی قوت بڑھ جاتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض وقت میری تخیلی قوت بڑی بڑھتی ہے۔ مگر خدا کا فضل ہے کہ میں فوراً اس سے نکل جاتا ہوں۔ تخیلی قوت کا ایک پویٹیکل نظارہ یزید کے وقت میں نظر آتا ہے۔ آج کوئی اپنا نام بھی یزید نہیں رکھتا۔ اور اس کا ذکر کوئی خیر سے نہیں کرتا۔ پس یاد رکھو کہ اس قوت کو بڑھنے نہیں دینا چاہئے۔ اگر چاہو تو تم تخیلی قوت کو نہ بڑھانے پر میرے ہاتھ پر بیعت کر لو (عرض کیا کہ ابھی خدا کے فضل سے حاضر ہوں) تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اس کو مت بڑھاؤ اور اس سے توبہ کرو"

اس پر میں نے عرض کیا کہ حضور طبیب ہیں میری یہ قوت تخیلی

اخبار ہی

سے بڑھتی ہے۔ اس سے پہلے ایک مرتبہ اوائل امامت میں حضرت صاحب نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں اخبار کو کبھی نہ چھوڑوں گا۔ اب اگر یہی میری قوت تخیلی کو بڑھانے والا ہے تو پھر اجازت دیں کہ میں اسے بند کر دوں۔ فرمایا ہرگز نہیں تم اس فن کو خوب سمجھتے ہو۔ اور یہاں جو لوگ کام کرتے ہیں ان سے بہتر ہو۔ میں یہ اجازت نہیں دیتا۔ یہی کام کرو بس قوت تخیلی کو بڑھنے نہ دو میں نے علاج اور اسباب سب کچھ بتا دیا ہے تم سمجھ سکتے ہو" یہ وہ نصیحت جو میرے آقا نے مجھے فرمائی۔ اور میں حیران ہوں کہ کس قدر درد آپ کے دل میں اپنے خدام کے لئے ہے اس بیماری میں دوسروں کی روحانی اور اخلاقی بیماریوں کے علاج میں فکر مند رہتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میری طرح اور بھی بہت مریض ہوں گے جو قوت تخیلی کو بڑھنے دیتے ہوں گے۔ اس لئے امید ہے یہ پند انہیں بھی سودمند ہو گی۔"

(اخبار الحکم قادیان 7۔ فروری 1911ء)

(مرسلہ احمد طاہر مرزا)

☆......☆......☆......☆

بہشتی زندگی

○ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"سچے مذہب کی نشانیوں میں سے یہ ایک عظیم الشان نشانی ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں تا انسان گناہ سے رک سکے۔ اور تا وہ خدا تعالیٰ کے حسن و جمال پر اطلاع پا کر کامل محبت اور عشق کا حصہ لیوے۔ اور تا وہ قطع تعلق کی حالت کو جہنم سے زیادہ سمجھے۔ یہ سچی بات ہے کہ گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جانا انسان کے لئے ایک عظیم الشان مقصود ہے اور یہی وہ راحت حقیقی ہے جس کو ہم بہشتی زندگی سے تعبیر کر سکتے ہیں......"

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 ص 148، 149)

ملائکہ پر ایمان کا فائدہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی مجلس سوال و جواب

عرض کیا گیا۔ کہ ملائکہ کے توسط کا کیا فائدہ ہے۔ اور کیوں ہمیں ان پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔

فرمایا ملائکہ کو خدا تعالیٰ نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ خود ایک وراء الوراء ہستی ہے۔ اور ہر شخص وراء الوراء ہستی کے فعل کو اتنا محسوس نہیں کر سکتا۔ جتنا وہ اپنے قریب کی چیز کو محسوس کرتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ لطیفہ سنایا کرتے تھے۔ کہ لاہور کے قریب سے ایک دفعہ کوئی چوہڑا گزر رہا تھا۔ کہ اس نے دیکھا۔ لاہور کے تمام لوگ رو پیٹ رہے ہیں۔ وہ حیران ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اور کسی شخص سے اس نے دریافت کیا۔ کہ آج لاہور والوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ سب رو رہے ہیں۔ اس نے کہا مہاراجہ رنجیت سنگھ فوت ہو گئے ہیں۔ اس نے یہ سن کر عجیب سی شکل بنائی اور کہنے لگا۔ باپو جیسے مر گئے تے رنجیت سنگھ بچارا کس شمار وچ ہے۔ یعنی میرے باپ جیسے مر گئے۔ تو رنجیت سنگھ کس شمار میں ہے۔ کہ وہ نہ مرتا۔ تو باپ چونکہ اس کے لئے قریب کی چیز تھا اس لئے باپ کے مرنے کا اس پر اثر ہوا۔ لیکن مہاراجہ رنجیت سنگھ کے مرنے کا اس پر اثر نہ ہوا۔ دنیا میں بڑے سے بڑے بادشاہ کے مرنے پر بھی لوگ اتنا غم محسوس نہیں کرتے۔ جتنا انہیں اپنے اسقاط شدہ بچوں کا غم ہوتا ہے۔ اسقاط شدہ بچوں پر دنیا کے ہزاروں ماں باپ اس سے زیادہ غم کرتے ہیں۔ جتنا غم انہیں کسی بادشاہ کی وفات پر ہوتا ہے۔ یا مثلاً دیکھ لو۔ ایڈیسن مر گیا۔ اس کے مرنے پر ہندوستان میں کتنے لوگ روئے ہوں گے۔ کروڑوں میں سے کوئی ایک ہو گا۔ جس کو اس کے مرنے کا احساس ہوا ہو گا۔ ورنہ لوگوں نے کوئی غم محسوس نہیں کیا۔ کیونکہ ایڈیسن ان کے لئے دور کی چیز تھا۔ لیکن ان کی بیوی یا ان کا بچہ یا ان کا بھائی جو وفات پاتا ہے۔ وہ قریب کی چیز ہوتا ہے۔ اسی طرح دیکھ لو۔ انسان کی ایک انگلی کو اگر آگ کا شعلہ آ کر لگے۔ تو انگلی جلنے کا اسے جس قدر احساس ہوتا ہے۔ اتنا احساس اسے دوزخ کے عذاب کا نہیں ہوتا۔ کوئی بہت بڑا صاحب ایمان ہو تو اسے دوزخ کے عذاب کا ایسا احساس ہوتا ہے۔ اور در حقیقت وہ بھی ایک قلبی حس ہوتی ہے جسمانی حس نہیں ہوتی۔ لیکن آگ کا پھپھولا چونکہ ایک قریب کی چیز ہے۔ اس لئے اس کی وجہ سے جو دکھ انسان محسوس کرتا ہے۔ وہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کچھ قریب کے اسباب پیدا فرمائے ہیں۔ کچھ اس سے بعید ہوتے ہیں اور کچھ اس بھی بعید ہوتے ہیں۔ انہی اسباب میں ایک ملائکہ کی ہستی ہے۔ جو دل میں نیک تحریکیں پیدا کرتی ہے۔ اگر انسان کو ملائکہ پر ایمان نہیں ہو گا۔ تو جب اس کے دل میں کوئی نیک تحریک پیدا ہو گی۔ اسے یہ احساس نہیں ہو گا۔ کہ میں اس تحریک کی قدر کروں۔ اور اس پر عمل کروں۔ لیکن اگر ملائکہ پر ایمان ہو گا۔ تو ہمیشہ یہ احساس رہے گا۔ کہ میرے خیر خواہ ہیں۔ اور میرا فرض ہے کہ یہ جو بھی تحریک کریں۔ میں اس پر عمل کروں۔ اسی طرح اگر انسان کو ملائکہ پر ایمان ہو گا۔ تو اسے یہ بھی ایمان رکھنا پڑے گا کہ شیطان ایک خبیث ہستی ہے وہ بری باتوں کی تحریک کیا کرتا ہے۔ اور میرا فرض ہے کہ میں اس کا مقابلہ کروں۔ یہ فائدہ ہے جو ملائکہ پر ایمان لا کر انسان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ ایمان کے معنے در حقیقت ماننے کے ہوتے ہیں ہم روز روٹی کھاتے ہیں تو روٹی پر ایمان لاتے ہیں لقمہ چباتے ہیں تو ایک ایک لقمہ پر ایمان لاتے ہیں۔ پانی پیتے ہیں تو پانی کے گلاس پر ایمان لاتے ہیں۔ ہم سب یہاں بیٹھے ہیں اور ہم میں سے ہر شخص ایمان رکھتا ہے۔ کہ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ پس ایمان کے معنے ہوتے ہیں مان لینا۔ ملائکہ چونکہ ایک غیر مرئی چیز ہیں۔ اس لئے اس ایمان پر زیادہ زور دے دیا گیا ہے۔ ورنہ اگر ملائکہ ہم سب کے سامنے ہوتے۔ تو ان پر ایمان لانے کا حکم دینا بے فائدہ تھا۔ جیسے کوئی نہیں کہتا۔ کہ سورج پر ایمان لاؤ۔ یا چاند اور ستاروں پر ایمان لاؤ۔ پس ملائکہ کے غیب میں رہنے کی وجہ سے ان کے متعلق ایمان کا لفظ بولا جاتا ہے۔ مگر بہرحال یہ ایمان ایسا ہی ہوتا ہے جیسے ہمارا ایمان ہے۔ کہ اس وقت یہاں آدمی بیٹھے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ میں نہیں مانتا یہاں آدمی بیٹھے ہیں۔ یا سورج نکلا ہوا ہو۔ اور وہ سورج کے وجود سے انکار کر دے۔ تو ہم کہیں گے۔ یہ تو ایک سچائی ہے۔ جو تمہارے سامنے ہے۔ تمہارے انکار کا وبال تم ہی پر پڑے گا۔ کسی دوسرے کا اس سے کیا نقصان ہے۔

تو ایمان کا محاورہ ان چیزوں کو تسلیم کرنے پر استعمال ہوتا ہے۔ جو غیب سے تعلق رکھتی ہیں۔ ورنہ اگر ملائکہ سامنے ہوں۔ تو ایمان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہم کہیں گے ایمان کیا فرشتہ تو سامنے بیٹھا ہے۔ تو ایمان کے معنے صرف اتنے ہوتے ہیں۔ کہ ایک مخفی صداقت کو خدا تعالیٰ کے کلام اور بعض بالواسطہ شواہد پر ایمان رکھتے ہوئے تسلیم کیا جائے ورنہ اگر فرشتے سب کے سامنے آ جائیں یا جنت دوزخ سب کو دکھا دیا جائے تو پھر ایمان کا معاملہ ختم ہو جائے گا۔ پھر ان چیزوں کو ماننا ویسا ہی ہو گا۔ جیسے سورج اور چاند کو آپ سب لوگ مانتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل قادیان 9 جون 1944ء)

☆......☆......☆......☆

راہِ خدا

کرو جان قربان راہِ خدا میں
بڑھاؤ قدم تم طریقِ وفا میں

فرشتوں سے مل کر اُڑو تم ہوا میں
مہک جائے خوشبوئے ایماں فضا میں

خدا کی نظر میں رہے تُو ہمیشہ
ہو مشغول دل تیرا ذکرِ خدا میں

(کلام محمود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اول

عاصم جمالی

اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ جاری رہے گا

کیپٹن ایم - ڈبلیو - ڈگلس

سترھویں صدی عیسوی میں یورپین اقوام نے تجارت کے فروغ کے لئے برصغیر ہندوستان کا رخ کیا۔ انگریزوں نے مغل شہنشاہ جہانگیر سے تجارتی معاہدات کئے اور مراعات حاصل کیں اور جب ہندوستان میں طوائف الملوکی کا دور دورہ ہوا تو انگریزوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا اور بہت جلد بنگال مدراس' مالابار پھر شمالی ہندوستان اور بالآخر سندھ اور پنجاب اور شمال مغربی سرحدی علاقہ کو زیر نگیں کر لیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی تجارتی حیثیت جب سیاست و حکومت میں بدل گئی اور حکومت نے ملک کی زمام اقتدار سنبھال لی تو اپنی بصیرت اور عدل وانصاف سے امور مملکت ایسے رنگ میں سرانجام دیئے کہ ہر کہیں امن کا دور دورہ ہو گیا۔

انگریز عملداری میں عہدیداروں کا تقرر عموماً انگلستان میں کمپنی کی مرکزی حیثیت سے ہوتا تھا۔ 1755ء کے قریب برصغیر میں ملازمتوں کے خواہش جنون اختیار کر گئی 1793ء میں ایک ضابطہ ملازمت بنایا گیا جو Code of Regulation 1793 کہلایا۔ اس کے تحت کلکٹروں کا کام مالیہ کی وصولی کی حد تک محدود ہو گیا۔ ججوں اور مجسٹریٹوں کا کام صوبائی عدالتوں دیوان اور نظامت عدالت کی نگرانی میں دے دیا گیا۔ ان سول ملازمین میں سے ڈسٹرکٹ گورداسپور کے ایک ڈپٹی کمشنر کیپٹن مانٹیگو ایم ڈگلس بھی تھے انہوں نے ایک دفعہ کہا کہ ایک شخص قادیان میں بیٹھا لکھتا ہے کہ میں مسیح ہوں اور اس طرح وہ ہمارے خدا کی ہتک کر رہا ہے۔ آج تک اس شخص کو کسی نے پکڑا کیوں نہیں۔ اس کے بعد جو تبدیلی ہوئی وہ حیرت انگیز نشان ہے۔

مقدمہ کا آغاز ایک آوارہ گرد لڑکا عبدالحمید جہلمی تھا۔ جو سلطان محمد نامی ایک غیر احمدی کا بیٹا اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب کا بھتیجا تھا۔ اور اپنی گذران کے لئے سرگردان پھرتا تھا اور قادیان میں بھی چند دن رہ چکا تھا۔ اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کو اس کی آوارگی اور بد چلنی اور اس کی ناشائستہ حرکات سے اطلاع دے دی تھی اور بوجہ نکماپن کے بحکم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ قادیان سے نکال دیا گیا تھا اس نے ایک پادری سے کچھ پیسے لئے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر الزام لگایا کہ آپ نے اسے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کو قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک اور اس کے ساتھیوں نے ڈپٹی کمشنر ضلع امرتسر مارٹینو کے پاس یکم اگست 1897ء کو نالش کر دی ڈپٹی کمشنر نے ڈاکٹر کلارک اور عبدالحمید کا بیان لے کر حفظ امن کی ضمانت کے لئے حضرت بانی سلسلہ کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے اور 20 ہزار کا مچلکہ اور 20 ہزار کی دو ضمانتیں طلب کیں۔

پس منظر پس منظر اس واقعہ کا یہ ہے کہ فی الواقعہ حضرت صاحب کی روز افزوں ترقی اور کامیابی کو دیکھ کر ہندوستان کی مختلف قوموں نے آپ کو اس رنگ میں بھی کچلنا چاہا کہ آپ پر سنگین مقدمات قائم کر کے آپ کو حکومت کی طرف سے سزا دلائی جائے۔ یا کسی اور طرح نقصان پہنچایا جاوے۔ چنانچہ پنڈت لیکھرام کے قتل کے موقعہ پر آپ کے مکان کی تلاشی اس کوشش کا نتیجہ تھی۔ لیکن جب اس کوشش میں بھی ناکامی رہی تو اس خیال سے کہ شائد انگریزی حکومت اپنے پادریوں کی بات کی طرف زیادہ توجہ دے گی آپ کے خلاف مسیحی پادریوں کی طرف سے مقدمہ اقدام قتل کروایا گیا۔ اور آریہ صاحبان اور دیگر لوگ اس ناپاک سازش میں ان کے مددگار بنے۔

غیر قانونی اقدام کچھ عرصہ کے بعد جب ان لوگوں نے ڈپٹی کمشنر کو توجہ دلائی کہ اتنی دیر سے مقدمہ پیش ہے آپ نے ایکشن کیوں نہیں لیا۔ تو اس نے ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کو لکھا کہ میں نے اتنا عرصہ ہوا فلاں شخص کے نام وارنٹ جاری کیا تھا۔ لیکن مجھے اس کا جواب نہیں آیا۔ اس پر ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور ڈگلس نے جواب دیا کہ میرے پاس وارنٹ آیا ہی نہیں۔ دوسرے میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ملزم مذکور کے نام وارنٹ جاری کرنے کا اختیار آپ کو حاصل نہیں۔ وہ میرے علاقہ میں رہتا ہے۔ اس لئے اگر اس کے خلاف وارنٹ جاری کر سکتا تھا تو میں کر سکتا تھا۔

جب ڈپٹی کمشنر امرتسر پر حقیقت کھلی کہ اس نے خلاف قانون حکم دیا ہے تو اس نے 7- اگست 1897ء کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ جو وارنٹ میں نے مرزا غلام احمد کی گرفتاری کا بھیجا تھا اسے روک لو۔ اور مقدمہ کی ساری مسل ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس بھیج دی۔

حضرت صاحب کو اطلاع ڈپٹی کمشنر امرت سر کے سپرنٹنڈنٹ ضلع میر جیون علی تھے۔ انہوں نے مکرم بابو محکم الدین سے ذکر کیا کہ مرزا صاحب کے نام وارنٹ جاری ہو گیا۔ انہوں نے اس امر کا ذکر مکرم شیخ یعقوب علی عرفانی سے کیا اتفاق سے حضرت حافظ احمد اللہ خان صاحب قادیان سے آئے ہوئے تھے اور واپس جا رہے تھے ان کے ذریعے قادیان یہ اطلاع بھجوائی گئی حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ابتلاء کی خبر پہلے سے دی ہوئی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئی نشانات کا مجموعہ ہے اور انجام کی بشارت تو بریت ہی ہے۔

سمن جاری ہو گئے جب مقدمہ کی مسل گورداسپور آئی تو مسل خواں راجہ غلام حیدر خان مرحوم نے کہا جناب والا۔ یہ کیس وارنٹ کا نہیں بلکہ سمن کا کیس ہے۔ اس لئے وارنٹ جاری نہیں کیا جا سکتا۔ سمن بھیجا جا سکتا ہے۔ ان دنوں جلال الدین ایک انسپکٹر پولیس تھے انہوں نے بھی ڈپٹی کمشنر کو توجہ دلائی کہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ وارنٹ جاری کیا جا رہا ہے۔ یہ وارنٹ کا کیس نہیں سمن کا کیس ہے۔ لہٰذا وارنٹ کی بجائے سمن بھیجنا چاہئے۔ چنانچہ وارنٹ کی بجائے سمن جاری کیا گیا اور انہی جلال الدین صاحب کو اس کی تعمیل کرنے کے لئے قادیان بھیجا گیا کہ 10 اگست 1897ء کو بمقام بٹالہ حاضر ہو کر وجہ بیان کرو کہ کیوں ایک ہزار کا مچلکہ اور ایک ہزار کی ضمانت ایک سال کے لئے باقرار حفظ امن نہ لی جاوے۔

حضرت صاحب کا اطمینان حضرت صاحب 10- اگست کی صبح 8 اور 9 بجے کے درمیان قادیان سے تشریف لائے۔ احباب کپورتھلہ' لدھیانہ' امرتسر اور لاہور نے جو 9 اگست کی رات کو ہی آگئے تھے نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ جماعت کو دیکھ کر دور ہی سے یکے سے اتر آئے نہایت ہشاش بشاش خراماں خراماں آکر جماعت کے افراد سے مصافحہ کیا آپ کے چہرہ پر تبسم کھیل رہا تھا گویا کسی قسم کی فکر نہیں اور وہاں سے پیدل چلے آئے۔ راستہ میں مقدمہ کا سرسری ذکر آیا تو فرمایا ہم کو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے خبر دے دی تھی۔ اور ہم تو اس تائید اور نصرت کا انتظار کر رہے تھے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے آغاز پر ہم خوش ہیں اور اس کے انجام بخیر ہونے پر یقین رکھتے ہیں ہمارے دوستوں کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ذکر آیا کہ عیسائیوں کے ساتھ آریہ بھی مل گئے ہیں۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بھی ان کے ساتھ ہیں فرمایا ہمارے ساتھ خدا ہے جو ان کے ساتھ نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فیصلہ سے ہم کو واقف کر دیا ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہی ہو گا۔ اگر ساری دنیا بھی اس مقدمہ میں ہمارے خلاف ہو تو مجھے ایک ذرہ برابر پرواہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کی بشارت کے بعد اس کا وہم بھی گناہ سمجھتا ہوں۔

ایک نشان ڈپٹی کمشنر گورداسپور کیپٹن ڈگلس ڈاک بنگلہ میں قیام فرماتے اور اسی جگہ آپ نے عدالت کا کام شروع کیا۔ جب آپ عدالت میں پہنچے تو وہی ڈپٹی کمشنر جس نے چند دن پہلے کہا تھا کہ یہ شخص خداوند یسوع مسیح کی ہتک کر رہا ہے۔ اس کو کوئی پکڑتا کیوں نہیں اس نے آپ کا بہت اعزاز کیا اور عدالت میں کرسی پیش کی اور کہا آپ بیٹھے بیٹھے میری بات کا جواب دیں۔ اس مقدمہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی بطور گواہ مدعی کے پیش ہوئے۔ عدالت کے باہر ایک بڑا ہجوم تھا اور لوگ بڑے شوق سے مقدمہ سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جب مولوی محمد حسین صاحب عدالت میں پہنچے اور حضرت بانی سلسلہ کو کرسی پر بیٹھے دیکھا تو انہیں آگ لگ گئی۔ وہ سمجھتے تھے کہ میں جاؤں گا تو عدالت میں مرزا صاحب کو ہتھکڑی لگی ہوئی ہو گی اور بڑی ذلت کی حالت میں وہ پولیس کے قبضہ میں ہوں گے۔ انہوں نے کہا بڑی عجیب بات ہے کہ میں گواہ ہوں مگر مجھے کٹہرے میں کھڑا کیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب سر ڈگلس کو یہ بات بری لگی۔ وہ کہنے لگا ہمارے مرضی ہے ہم جسے چاہیں کرسی پر بٹھائیں اور جسے چاہیں کرسی نہ دیں۔ ان کے متعلق میں نے دیکھا ہے کہ ان کا خاندان کرسی نشین ہے۔ اس لئے میں نے انہیں کرسی دی ہے۔ تمہاری حیثیت کیا ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب کہنے لگے میں اہل حدیث کا ایڈووکیٹ ہوں اور میں گورنر کے پاس جاتا ہوں تو وہ بھی مجھے کرسی دیتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کہنے لگا ملنے جانے اور گواہ کے طور پر پیش ہونے میں بڑا فرق ہے۔ تو اس وقت عدالت میں پیش ہے۔ اس پر بھی مولوی محمد حسین صاحب کو تسلی نہ ہوئی وہ کچھ آگے بڑھے اور کہنے لگے نہیں نہیں مجھے کرسی دینی چاہئے۔ ڈپٹی کمشنر ڈگلس کو غصہ آگیا اور اس نے کہا پیچھے ہٹ اور جوتیوں میں کھڑا ہو جا۔ اس طرح بہت شرمندگی ہوئی۔

حکومت کی دلچسپی حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے اپنی کتاب لائف آف احمد میں بیان کیا ہے کہ وہ مقدمہ جس کی کارروائی کرنل ڈگلس نے سنی کوئی عام مقدمہ نہ تھا۔ اگرچہ مستغیث ایک آدمی تھا لیکن اس کی پشت پناہی پوری عیسائی قوم کی طرف سے تھی جس کا وہ نمائندہ تھا۔ کرنل ڈگلس نے بعد میں درد صاحب کو بتایا کہ اس مقدمہ کا پنجاب حکومت کی طرف سے بغور مشاہدہ کیا جا رہا تھا۔ اور مشاہدہ کرنے والا پنجاب کا لیفٹیننٹ گورنر بھی تھا۔ یہ قابل غور بات ہے کہ وہ چرچ مشنری سوسائٹی کا ممبر بھی تھا اور کہا جاتا ہے کہ سرکاری وکیل کو بطور خاص اس مقدمہ کے لئے ہدایت بھی تھی۔

حق کھل گیا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے راجہ غلام حیدر صاحب نے جو سر ڈگلس کے ہیڈ کلرک تھے اور بعد میں تحصیلدار ہو گئے تھے۔ بیان کیا کہ جب عدالت ختم ہوئی تو ڈپٹی کمشنر صاحب سر ڈگلس نے کہا ہم فوراً گورداسپور جانا چاہتے ہیں۔ تم ابھی جا کر ہمارے لئے ریل کے کمرہ کا انتظام کرو۔ چنانچہ میں مناسب انتظامات کرنے کے لئے ریلوے اسٹیشن پر گیا میں اسٹیشن سے باہر نکل کر برآمدہ میں کھڑا تھا تو میں نے دیکھا کہ سر ڈگلس سڑک پر ٹہل رہے ہیں وہ کبھی ادھر جاتے ہیں اور کبھی ادھر ان کا چہرہ پریشان ہے۔ میں ان کے پاس گیا اور کہا صاحب آپ باہر پھر رہے ہیں۔ میں نے ویٹنگ روم میں کرسیاں بچھائی ہوئی ہیں آپ وہاں تشریف رکھیں۔ وہ کہنے لگے منشی صاحب آپ مجھے کچھ نہ کہیں میری طبیعت خراب ہے میں نے کہا کچھ بتائیں تو سہی آخر آپ کی طبیعت کیوں خراب ہو گئی ہے تاکہ اس کا مناسب علاج کیا جا سکے۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ جب سے میں نے مرزا صاحب کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام حضرت بانی سلسلہ

جانِ جانِ ماست آں جانانِ ما

وہ ہمارا معشوق ہماری جانوں کی جان ہے

جاں فدائے آنکہ اُو جاں آفرید
دل نثارِ آنکہ زُوشد دل پدید

جان اس پر قربان ہے جس نے اس جان کو پیدا کیا۔ دل اس پر نثار ہے جس نے دل کو بنایا

جاں ازو پیدا ست زیں مے جویدش
رَبّنا اللہ۔ رَبُّنَا اللّٰہ گویدش

جان چونکہ اس کی پیدا کی ہوئی ہے اس لئے اسے ڈھونڈتی ہے اور کہتی ہے تو ہی میرا رب ہے تو ہی میرا رب ہے

گر وجودِ جاں نبودے زُوعیاں
کے شدی مہرِ جمالش نقشِ جاں

اگر جان کا وجود اس کی طرف سے نہ ہوتا تو اس کے حسن کی محبت جان پر کس طرح نقش ہوتی

جسم و جاں را کرد پیدا آں یگاں
زیں دُوَد دل سوئے اُو چوں عاشقاں

جسم اور جان کو اسی یکتا نے پیدا کیا ہے اس لئے عاشقوں کی طرح دل اس کی طرف دوڑتا ہے

اُو نمک ہا ریختہ اندر جانِ ما
جانِ جانِ ماست آں جانانِ ما

چونکہ اس نے ہماری روحوں پر محبت کا نمک چھڑکا ہے اس لئے وہ ہمارا معشوق ہماری جانوں کی جان ہے

ہر وجودے نقشِ ہستی زُو گرفت
جانِ عاشق رنگِ مستی زُو گرفت

ہر وجود نے اسی سے اپنی ہستی کا نقش حاصل کیا ہے اور عاشق کی جان نے بھی مستی کا رنگ اسی سے لیا ہے

ہر کہ نزدِش خود بخود جانے بوَد
اُو نہ دانا سخت نادانے بوَد

جس شخص کے نزدیک روح خود بخو پیدا ہو گئی ہے وہ شخص دانا نہیں بلکہ سخت بے وقوف ہے

(ستِ بچن۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 113)

کس کی اجازت سے

"ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ دوستوں کے ساتھ سیر کو تشریف لے گئے۔ واپسی پر راستہ کے ایک طرف کسی کا کیکر گرا ہوا تھا۔ بعض دوستوں نے اس کی خود شاخیں کاٹ کر مسواکیں بنالیں۔ حضرت کے ساتھ اس وقت حضرت صاجزادہ محمود احمد صاحب بھی تھے۔ جن کی عمر اس وقت 10-12 سال تھی۔ ایک مسواک کسی بھائی نے ان کو دے دی۔ اور انہوں نے بوجہ بچپن کی بے تکلفی کے حضرت صاحب سے کہا کہ

"ابا مسواک لے لیں"

مگر آپ نے جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ بھی کہا حضرت صاحب نے پھر جواب نہ دیا۔ سہ بارہ پھر کہا۔

"ابا مسواک لے لیں"

تو حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ مسواکیں کس کی اجازت سے لی گئی ہیں۔ اس فرمان کے سنتے ہی سب نے مسواکیں زمین پر پھینک دیں۔"

(شمائل.......... صفحہ 55)

آج کا دن

19- مئی 19th May

تاریخ عالم

1890ء ویت نام کا عظیم انقلابی کمیونسٹ رہنما ہوچی منہ پیدا ہوا۔

جنگ عظیم کے خاتمہ پر فرانس کی نو آبادی فرنچ انڈو چائنا میں ہوچی منہ کی قیادت میں پبلک نے آزادی کے حصول کے لئے گوریلا جنگ شروع کردی جس میں فرانس کو شکست ہوئی اور باغی آدھا ملک آزاد کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد پھر ان دو حصوں میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ اس وقت فرانس تو پیچھے ہٹ گیا لیکن امریکہ نے اس کی جگہ اپنی فوجیں اس لڑائی میں جھونک دیں لیکن اسے بھی جلد ہی شکست ہوئی اور 30- اپریل 1975ء کو تمام ملک آزاد ہو گیا۔ آزادی کے بعد اہل ویت نام نے ان کے اعزاز میں سائیگان شہر کا نام ہوچی منہ سٹی رکھ دیا۔ ہوچی منہ ایک سیاست دان اور جرنیل ہونے کے علاوہ ایک اچھے شاعر اور ادیب بھی تھے۔ ان کی نظموں کا ترجمہ بیشتر زبانوں میں جن میں اردو بھی شامل ہے شائع ہو چکا ہے۔

ان کا انتقال 3- ستمبر 1969ء کو ہوا۔

1935ء ٹی۔ ای۔ لارنس جو عام طور پر لارنس آف عریبیا کے طور پر جانے جاتے ہیں ایک کار کے حادثے میں انتقال کر گئے۔

مسلمانوں کو وہ اس لئے ناپسند ہیں کہ انہوں نے عربوں کو ترکوں کے خلاف بغاوت کے لئے تیار کیا اور ترکی کا اثر مصر اور عرب علاقوں میں ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "دانش کے سات ستون"
(Seven Pillars of Wisdom)
ہے۔ یہ بہت پڑھی جانے والی کتاب ہے جس کی تعریف چرچل نے بھی کی ہے۔

تاریخ احمدیت

1911ء گھوڑے سے گرنے کے حادثہ کے بعد حضرت مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ اول نے پہلا جمعہ پڑھایا۔

آپ 18- نومبر 1910ء کو گھوڑسواری کے دوران گھوڑی کے بدکنے کی وجہ سے گر گئے تھے جس کی وجہ سے آپ کے ماتھے پر سخت چوٹ آئی تھی۔ اس حادثہ کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو 1905ء میں رؤیا کے ذریعہ اطلاع دی گئی تھی۔

70 برس کی عمر میں حادثہ کی وجہ سے حضرت صاحب کو قریباً 7 ماہ بستر علالت پر رہنا پڑا۔ اس عرصہ میں آپ میجر ہرڈ Herd کے بھی زیر علاج رہے جو میڈیکل کالج لاہور کے مشہور پروفیسر تھے۔ وہ 19- جنوری 1911ء کو قادیان آئے اور حضرت صاحب کا معائنہ کیا۔

نبض دیکھی تو کہا یہ نبض تو جوانوں کی سی ہے جیسے تیس سالہ جوان ہوتا ہے بڑھاپے میں ایسی حالت کبھی میں نے نہیں دیکھی۔

حضرت صاحب اپریل کے تیسرے ہفتہ میں پہلی بار اپنے گھر سے چل کر مطب تک آئے۔ 21- اپریل کو آپ پالکی میں بیٹھ کر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی میں تشریف لے گئے۔ پھر آپ درس حدیث دینے اور بیماروں کو دیکھنے لگے۔ 19- مئی 1911ء کو آپ نے علالت کے بعد پہلا جمعہ پڑھایا۔ اس کے بعد وسط جون 11ء میں باوجود نقاہت و ضعف کے صبح کا درس دینے لگے درس کے بعد بیماروں کو دیکھتے پھر تفسیر جلالین پڑھاتے اور ادبیات کا درس دیتے۔ نیز اصول فقہ کی کتابیں پڑھاتے۔

ظہر کے بعد مسلم شریف اور دیگر کتب کا درس ہوتا۔ شام کے بعد طب پڑھاتے غرضیکہ سات ماہ بعد آپ کے علمی مشاغل بہت حد تک معمول پر آ گئے۔ البتہ درس قرآن کئی ماہ کے بعد 9- اکتوبر 1911ء کو شروع ہوا۔ اور جماعت جو کم بیش ایک سال سے اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہو گئی تھی اسے پھر سے یہ نعمت میسر آ گئی (تاریخ احمدیت جلد 4 ص 351 تا 356)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میر قمر سلیمان احمد

ڈس لیکسیا Dyslexia

ایک بیماری جو سکول جانے والے بچوں کے لئے مشکلات پیدا کردیتی ہے۔

روزنامہ ڈان کے ہفتہ وار رسالہ ریویو کی 2 تا 8 اپریل 98ء کی اشاعت میں dyslexia کے موضوع پر ایک تفصیلی مضمون شائع ہوا ہے جو اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ بہت سے والدین اپنے بچوں کے سکول کے نتائج سے مطمئن نہیں ہوتے اور پریشان رہتے ہیں۔ اس میں ایک ایسی بیماری پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے جو بعض بچوں میں سکول کے نصاب میں پیچھے رہنے کی وجہ ہو سکتی ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ ترجمہ الفضل کے قارئین کے استفادہ کے لئے پیش ہے۔

اس بیماری میں مبتلا بچے سکول میں خاصی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں اور گھر میں بھی والدین خاصے پریشان رہتے ہیں۔ لیکن اکثر اوقات اس بیماری کا علم نہ ہونے کے باعث بچوں کو سکول اور گھر میں اساتذہ، والدین اور ساتھی بچوں کی طرف سے نہایت نامناسب رویے کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ اساتذہ انہیں سزا دیتے ہیں۔ ساتھی بچے بے وقوف سمجھتے ہیں اور والدین انہیں پڑھائی میں کمزور ہونے کی وجہ سے سخت سست کہتے ہیں۔ حالانکہ اس تمام صورت حال میں بچہ بے چارہ بے قصور ہوتا ہے وہ انسانی دماغ کے خلیات کی ایک ایسی بیماری کا شکار ہوتا ہے جسے dyslexia کہتے ہیں اور اس میں یہ خلیات اپنے باہمی روابط کو ٹھیک طرح سے ترتیب نہیں دے پاتے۔

بعض بچوں میں اس بیماری کی وجہ سے بعض مخصوص کام کرنے کی اہلیت کم ہو جاتی ہے۔ حالانکہ ان میں سے بعض کی ذہانت نارمل بچوں سے اعلیٰ سطح کی ہوتی ہے۔ ان بچوں کی توجہ جلد تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ وہ کسی چیز کو اتنی تھوڑی دیر کے لئے دیکھتے ہیں کہ مکمل تصویر حاصل کرنے کی بجائے اس کا کچھ حصہ ہی ان کی توجہ جذب کرتا ہے چنانچہ کسی چیز کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کی صلاحیت ان میں مفقود ہوتی ہے۔

اسی طرح تعلیم حاصل کرتے وقت بعض بچے درست طور پر ریڈنگ نہیں کرسکتے یا املاء میں ہجے (Spellings) غلط کر جاتے ہیں۔ یا حساب کے سوال درست طور پر حل نہیں کرسکتے۔ اس بیماری کی کئی اقسام ہیں۔

بیماری کی اقسام

dyslexia= پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت میں کمی۔

(2)۔ ڈس گرافیا (dysgraphia) الفاظ اور اعداد وغیرہ کو درست طور پر تحریر نہ کرسکنا۔

(3)۔ ڈس کیلکولیا (dyscalculia) حساب کے آسان سوالات حل کرنے میں مشکل۔

(4)۔ ڈس میوزیکا (dysmusica) موسیقی کے زیر و بم اور آوازوں میں پہچان کا فقدان۔

(5)۔ ڈس فیزیا (dysphasia)= مخاطب کی بات سننے یا اپنی بات بیان کرنے میں مشکل۔

کلاس روم میں جب ایسے بچے استاد کے حسب منشاء کام نہیں کرتے تو انہیں ڈانٹ ڈپٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ساتھی بچے ان کا مذاق اڑاتے ہیں جس سے یہ بچے شدید احساس محرومی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور خود کو کمتر سمجھنے لگتے ہیں۔ حالانکہ ذہانت کے اعتبار سے یہ بچے نارمل یا اعلیٰ ذہانت کے حامل ہو سکتے ہیں اور دنیا کے بعض چوٹی کے سائنسدان بھی اس بیماری کا شکار رہے ہیں۔

ماہرین نے اس بیماری کی تحقیق میں اس کی وجوہات میں موروثی ہونا بھی شامل کرلیا ہے۔ یہ ایسی بیماری ہے جس کا علاج ممکن نہیں البتہ ایسے بچوں کو خصوصی تعلیم و تربیت سے اس قابل بنایا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی اس کمزوری پر قابو پانے کے لئے متبادل طریق اختیار کرسکے۔

پاکستان میں بھی اب اس بیماری کی شناخت اور بچوں کی راہ نمائی کے لئے بعض اچھے سکول کھولے گئے ہیں جن میں کراچی میں
Spell bound centre READ
yslexics
اور Milestone نمایاں ہیں۔

عام طور پر ہر سکول کی کلاس میں ایک یا دو بچے اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے بچے کے dyslexic ہونے کے بارہ میں شک ہو تو درج ذیل رویوں کا مطالعہ کریں۔ لیکن یہ کوئی حتمی فہرست نہیں ہے۔

بچے کی علامات

1۔ بچہ بہت ہلتا جلتا ہے۔ ہر وقت حرکت میں رہتا ہے۔ Hyperactive
2۔ اپنی توجہ کا مرکز بدلتا رہتا ہے۔ کسی چیز پر دیر تک توجہ مرکوز نہیں رکھ سکتا۔
3۔ جلد غصہ میں آجاتا ہے۔
4۔ ضدی ہے۔
5۔ یادداشت کمزور ہے۔
6۔ حروف تہجی کو ترتیب وار نہیں بتا سکتا۔
7۔ دی گئی ہدایات کو دو مرحلوں سے زیادہ یاد نہیں رکھ سکتا۔
8۔ آہستہ یا نامکمل گفتگو کرتا ہے۔
9۔ درست لفظ کو برمحل استعمال کرنے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔
10۔ سمتوں یعنی دائیں۔ بائیں۔ اوپر۔ نیچے۔ آگے۔ پیچھے کے بارہ میں الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔
11۔ جسمانی طور پر کام اچھی طرح نہیں کرسکتا۔
12۔ کوئی چیز مثلاً گیند وغیرہ پھینکنے اور پکڑنے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔
13۔ رسہ پھلانگنا اور چھلانگ لگانا جیسی ورزشوں میں توازن قائم نہیں کرسکتا۔
14۔ لکھنے۔ رنگ بھرنے اور کٹنگ وغیرہ کرنے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔
15۔ دیگر بچوں سے گھلنے ملنے میں مشکل۔
16۔ لوگوں کے جذبات سمجھنے میں مشکل۔
17۔ کسی چھوٹے سے مسئلہ پر شدید رد عمل کا اظہار کرتا ہے۔
18۔ اپنی عمر سے کم عمر کے بچوں جیسا رویہ اپناتا ہے۔
19۔ مسلسل توجہ کا طالب رہتا ہے۔
20۔ کسی مسئلہ کی جزئیات میں پڑ کر مکمل مسئلہ کے سمجھنے میں دشواری۔

نظر رکھیں

سکول جانے والے بچوں میں درج ذیل امور پر نظر رکھیں۔
1۔ بلیک بورڈ سے پوری طرح نقل نہ کرسکنا۔
2۔ بے اعتدال
3۔ وقت کا احساس نہ کرسکنا۔
4۔ اکثر کام کو تکمیل تک نہ پہنچانا۔
5۔ زبانی کام یاد نہ رکھ سکنا۔
6۔ اعداد اور حروف کو الٹ پلٹ کر دینا۔
7۔ باقی بچوں کی نسبت کسی ایک یا زیادہ مضامین میں پیچھے رہ جانا۔
8۔ اپنے سے کم عمر کے بچوں جیسا رویہ۔
9۔ دوست بنانے یا کھیلوں میں شمولیت میں مشکلات۔
10۔ اپنے بارہ میں کمزور رائے رکھتا ہے۔
11۔ ضدی۔ غصیلا
12۔ کلاس میں دیگر بچوں کی چھیڑ خانی کا نشانہ بنا رہتا ہے۔

اس بیماری میں لڑکے لڑکیوں کی نسبت زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ اگر یہ بیماری دریافت ہو جائے تو اس صورت میں درج ذیل امور قابل توجہ ہیں۔

والدین کا کردار

ایسے بچوں کی راہ نمائی کے لئے والدین کا کردار بہت اہم ہے بچے کے بارہ میں تربیت یافتہ اساتذہ سے مشورہ کریں۔ آغاز ہی میں اس پر قابو پانے کی کوشش کی جائے تو مفید نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے۔
1۔ بچے کی مثبت صلاحیتوں کو ابھاریں۔ اسے حوصلہ دیں اور صاف طور پر اس بیماری کی وضاحت کرکے اسے بتائیں کہ صبر کے ساتھ یہ مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے۔
2۔ اپنے دوسرے گھر والوں کو بھی اعتماد میں لیں اور بچے کی صلاحیتوں اور کمزوریوں کو قبول کریں۔
3۔ سکول کا کام کرنے اور دیگر تمام کاموں کے کرنے کے لئے اس میں نظم و ضبط پیدا کریں۔
4۔ چھوٹے موٹے کام سپرد کریں۔ لیکن ہدایات مختصر اور واضح ہوں۔
5۔ اس کی توجہ میں الجھاؤ پیدا نہ ہونے دیں۔
6۔ بچے کو اس کے اس رویہ سے آگاہ کریں جس کی آپ کو اس سے توقع ہے۔ اچھے اور برے رویہ کا فرق واضح کریں۔
7۔ اگر وہ ضد کرے تو اس کی بات سمجھنے کی کوشش کریں۔ بعض اوقات ضد اور غصہ کی آڑ میں بچہ مدد کا طالب ہوتا ہے۔
8۔ والدین کے ایسے گروپس سے رابطہ رکھیں جو اسی مسئلہ کا شکار ہیں۔

اساتذہ کا کردار

اکثر اساتذہ ایسے بچوں کو بہتر بنانے کے بارہ میں معلومات چاہتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ
1۔ بچے کی تعریف کریں۔
2۔ حوصلہ افزائی کریں۔
3۔ جس چیز میں وہ بچہ اچھا ہے اسے اجاگر کریں۔
4۔ ہوم ورک کم دیں (چھوٹے مضامین لکھنے کو دیں اور اہم حصے نشان زد کردیں)۔
5۔ تحریری کام کے نمبر مواد پر دیں نہ کہ ہجوں (Spellings) پر۔
6۔ اگر ممکن ہو تو تحریری کی بجائے زبانی امتحان لیں۔
7۔ طویل الفاظ یاد کروانے کے لئے انہیں چھوٹے صوتی حصوں میں توڑ دیں۔
8۔ تلفظ کی درستگی میں بچوں کی مدد کریں۔
9۔ انہیں کلاس میں اپنی نظر کے سامنے آگے بٹھائیں۔
10۔ انہیں کتابیں کھول کر کام کرنے دیں۔
11۔ بلیک بورڈ پر اہم الفاظ صاف اور واضح لکھیں۔
12۔ بلیک بورڈ سے نقل کرنے کے لئے کافی وقت دیں۔
13۔ جائزہ لیں کہ بچہ حروف تہجی۔ دنوں کے نام اور مہینوں کے نام درست ترتیب میں بتا سکتا ہے۔
14۔ ایسے بچوں کو دوسرے بچوں کے سامنے اونچی آواز سے پڑھنے پر مجبور نہ کریں۔
15۔ کبھی مذاق نہ اڑائیں۔
16۔ تحریری کام کی ہر غلطی کو درست نہ کریں۔
17۔ ہجے یاد کرواتے وقت بیک وقت دو تین الفاظ سے زیادہ نہ دیں۔
18۔ اس سے کوئی تحریری کام دوبارہ نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کروائیں۔
19۔ دوسرے بچوں سے اس کا تقابل نہ کریں۔
20۔ اس کی املاء کی ضرورت سے زیادہ اصلاح نہ کریں۔

یاد رکھیں

یاد رکھیں کہ ایک dyslexic بچہ

1۔ دوسرے بچوں کی نسبت جلد تھک جاتا ہے کیونکہ اسے توجہ زیادہ مرکوز کرنی پڑتی ہے۔
2۔ ایک پیراگراف کو درست پڑھ بھی لے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اسے سمجھ بھی گیا ہے۔
3۔ اعداد و شمار سمجھنے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔ پہاڑے وغیرہ یاد نہیں رکھ سکتا۔ نیز ایسے مضامین سمجھنے میں مشکل محسوس کرتا ہے جس میں Symbols (علامات) زیادہ ہوں۔
4۔ مستقل مزاج نہیں ہوتا۔
5۔ لکھتے ہوئے کوئی لفظ دو دفعہ لکھ دیتا ہے یا کوئی لفظ چھوڑ دیتا ہے۔
6۔ ہر وقت بے یقینی کا شکار ہوتا ہے۔
7۔ کلاس میں اچھی طرح نوٹس تیار نہیں کر سکتا کیونکہ وہ بیک وقت سننے اور لکھنے پر توجہ مرکوز نہیں کر سکتا۔
8۔ اگر کتاب یا بلیک بورڈ پر سے نظر ہٹالے تو وہ دوبارہ اسی جگہ نظر جمانے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔
9۔ چونکہ آہستہ کام کرتا ہے اس لئے ہر وقت وقت کی کمی کے دباؤ کا شکار رہتا ہے۔

یہ کمزوری جو دماغی خلیوں کے آپس میں رابطہ کے مختلف ہونے سے پیدا ہوتی ہے learning disability (سیکھنے کی اہلیت میں کمی) کہلاتی ہے۔ لیکن یہ نتیجہ نکالنا کہ ہر بچہ جو کلاس میں نصاب میں کمزور ہے وہ اسی بیماری کا شکار ہے درست نہیں۔ کلاس میں باقی بچوں سے پیچھے رہ جانے کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے dyslexia کے علاوہ learning difference (سیکھنے کی استعداد کا فرق) بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ ہمارے یہاں نصاب تیار کرتے وقت بچوں کی عمر کا خیال رکھے بغیر ان پر ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جاتا ہے۔

بچوں میں سیکھنے کا مادہ چھوٹی عمر میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور مونیٹری کی سطح پر بچہ پی۔ ایچ۔ ڈی کی سطح سے بھی زیادہ سیکھتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے یہاں غلط نصاب مہیا کر کے بچے کو پریشان کر دیا جاتا ہے۔ ایک تین سالہ بچے کے لکھنے اور پڑھنے کے باریک عضلات (Fine Motor Muscles) ابھی زیر تکمیل ہوتے ہیں اور یہ عضلات چھ سال کی عمر تک مکمل ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے یہاں تین سال کے بچے کو لکھنا پڑھنا سکھانا شروع کر دیتے ہیں جس سے اس پر اپنی جسمانی صلاحیتوں سے زیادہ بوجھ پڑ جاتا ہے اور وہ نصاب میں پیچھے رہنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

شکل دیکھی ہے اس وقت سے مجھے یوں نظر آتا ہے کہ کوئی فرشتہ مرزا صاحب کی طرف ہاتھ کر کے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ مرزا صاحب گنہگار نہیں ان کا قصور نہیں۔ پھر میں نے عدالت کو ختم کر دیا اور یہاں آیا تو اب ٹہلتا ٹہلتا جب اس کنارے کی طرف نکل جاتا ہوں تو وہاں مجھے مرزا صاحب کی شکل نظر آتی ہے اور وہ کہتے ہیں میں نے یہ کام نہیں کیا یہ سب جھوٹ ہے پھر میں دوسری طرف جاتا ہوں تو وہاں بھی مرزا صاحب کھڑے نظر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں یہ سب جھوٹ ہے میں نے یہ کام نہیں کیا۔ اگر میری یہی حالت رہی تو میں پاگل ہو جاؤں گا۔ میں نے کہا صاحب آپ ویٹنگ روم میں بیٹھئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی آئے ہوئے ہیں وہ بھی انگریز ہیں ان کو بلا لیتے ہیں شاید ان کی باتیں سن کر آپ تسلی پا جائیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا نام لیمارچنڈ تھا۔ سر ڈگلس نے کہا انہیں بلوالو چنانچہ میں نے انہیں بلا لیا۔ جب وہ آئے تو سر ڈگلس نے ان سے کہا دیکھو یہ حالات ہیں میری جنون کی سی حالت ہو رہی ہے۔ میں اسٹیشن پر ٹہلتا ہوں اور گھبرا کر اس طرف جاتا ہوں تو وہاں کنارے پر مرزا صاحب کھڑے نظر آتے ہیں ان کی شکل مجھے کہتی ہے کہ میں بے گناہ ہوں مجھ پر جھوٹا مقدمہ کیا گیا ہے۔ پھر میں دوسری طرف جاتا ہوں تو وہاں کنارے پر مجھے مرزا صاحب کی شکل نظر آجاتی ہے۔ اور وہ کہتی ہے کہ میں بے گناہ ہوں یہ سب کچھ جھوٹ ہے جو کیا جا رہا ہے۔ میری یہ حالت پاگلوں کی سی ہے۔ اگر تم اس سلسلہ میں کچھ کر سکتے ہو تو کرو ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔

لیمارچنڈ نے کہا اس میں کسی اور کا قصور نہیں آپ کا اپنا قصور ہے۔ آپ نے گواہ کو پادریوں کے حوالہ کیا ہوا ہے۔ وہ لوگ جو کچھ اسے سکھاتے ہیں وہ عدالت میں آکر بیان کر دیتا ہے۔ آپ اسے پولیس کے حوالہ کریں اور پھر دیکھیں کہ وہ کیا بیان دیتا ہے۔ چنانچہ اسی وقت سر ڈگلس نے کاغذ قلم منگوایا اور حکم دے دیا کہ عبدالحمید کو پولیس کے حوالہ کیا جائے اور حکم کے مطابق عبدالحمید کو پادریوں سے لے لیا گیا۔ اور پولیس کے حوالہ کر دیا گیا۔ دوسرے دن یا اسی دن اس نے فوراً اقرار کر لیا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔

بریت سر ڈگلس نے اگلی پیشی پر حضرت صاحب کو بری کر دیا۔ یہ 23 اگست 1897ء کا دن تھا اور عدالت گورداسپور میں لگی تھی۔ 23 اگست کو باوجودیکہ بارش ہو رہی تھی پھر بھی کثرت سے لوگ فیصلہ سننے کو جمع ہو گئے تھے۔ 12 بجے کے قریب حضرت صاحب کو بلایا گیا۔ ڈگلس نے فوراً ہی فرمایا مرزا صاحب آپ کو عزت سے بری کیا جاتا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو ڈاکٹر کلارک اور ان کے گواہوں پر مقدمہ کر سکتے ہیں۔ حضرت صاحب نے جواباً فرمایا میں کسی پر مقدمہ نہیں کرنا چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔ اس وقت بے اختیار ڈگلس کے منہ سے یہ لفظ بھی نکل گئے تھے کہ اگرچہ یہ مقدمہ صرف عیسائیوں کی طرف سے تھا اور مجھ کو ایک بڑے پادری کا خط بھی آیا تھا مگر مجھ سے یہ بدذاتی نہیں ہو سکتی۔

تعریفی کلمات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کیپٹن مانٹیگو ولیم ڈگلس کے بارے میں کتاب البریہ میں تحریر فرمایا۔

"چونکہ اللہ تعالیٰ کو اس مقدمہ کے اصلیت ظاہر کرنی منظور تھی اس لئے اس نے ایک ایسے حاکم بیدار مغز اور محنت کش اور منصف مزاج حق پسند' خدا ترس یعنی جناب کپتان ایم ڈبلیو ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور کے ہاتھ میں مقدمہ دیا۔

اسی طرح آپ کے مختلف ارشادات ملفوظات میں ان الفاظ میں محفوظ ہیں۔" خدا تعالیٰ نے ڈگلس کے دل میں القاء کیا کہ یہ مقدمہ بناوٹی ہے۔ اور اس کے دل کو غیر مطمئن کر دیا"۔ ایک اور مقام پر فرمایا "میں دیکھتا تھا کہ ڈپٹی کمشنر اصلیت کے کھل جانے پر بڑا خوش تھا اور ان عیسائیوں پر اسے سخت غصہ تھا جنہوں نے میرے خلاف جھوٹی گواہیاں دی تھیں۔ اس نے فیصلہ سناتے وقت مجھے کہا کہ مبارک ہو آپ بری ہوئے۔ اس نے معلوم کر لیا تھا کہ اصل میں کوئی بات نہیں۔ یہ معلوم کر کے وہ ایسا خوش ہوا اور ہمیں اس کے تبسم سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایسا خوش ہے جیسا کسی کو بہت سامان اور دولت حاصل ہونے کی بھی اتنی خوشی نہیں ہوتی۔"

مشابہت اس مقدمہ میں پیلاطوس کے ساتھ ڈگلس کی کئی مشابہتیں سامنے آئیں۔ حضور کتاب البریہ میں فرماتے ہیں۔

پیلاطوس نے حضرت مسیح کی نسبت کہا تھا کہ میں یسوع کا کوئی گناہ نہیں دیکھتا ایسا ہی کپتان ڈگلس صاحب نے عین عدالت میں ڈاکٹر کلارک کے روبرو مجھ کو کہا کہ میں آپ پر کوئی الزام نہیں لگاتا۔

جس طرح پیلاطوس نے سردار کاہن کی بکواس پر کچھ توجہ نہ کی اسی طرح کپتان ایچ۔ ایم۔ ڈگلس صاحب نے مولوی محمد حسین صاحب کے بیان پر کچھ بھی توجہ نہ کی اور اس کے اظہار میں لکھ دیا کہ یہ شخص مرزا صاحب کا پکا دشمن ہے اور پھر اخیر حکم میں اس کے اظہار کا ذکر تک نہیں کیا اور بالکل بے ہودہ اور خود غرضی کا بیان قرار دیا۔

اطلاعات و اعلانات

ضروری اعلان

○ امراء کرام' صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 27 مئی یوم قدرت ثانیہ کی مناسبت سے اپنے حلقہ میں پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں۔ اور اپنی رپورٹ ارسال فرمادیں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

سانحہ ارتحال

○ مکرم میجر (ریٹائرڈ) سعید احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی ہمشیرہ محترمہ نسیمہ صادقہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید وارث شاہ صاحب .بقضاء الٰہی 16 مئی 1998ء کی شب بعمر 59 سال کراچی میں وفات پاگئیں۔ آپ مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب دکاندار ربوہ کی چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اور 17 مئی بعد عصر آپ کا جنازہ بیت المہدی میں محترم صوبیدار (ر) صلاح الدین صاحب نے پڑھایا۔ اور قبرستان عام میں قبر تیار ہونے پر محترم سید قاسم شاہ صاحب نائب وکیل التعلیم نے دعا کروائی۔

توجہ فرمائیں

○ بخدمت والدین واقفین نو / واقفات نو سیکرٹریان وقف نو صدران و امرائے کرام اور تمام جماعت۔

کیا آپ نے اس امانت کا جو واقفین نو / واقفات نو کی صورت میں آپ کے اور نظام سلسلہ کے سپرد ہوئی۔ حق ادا کر دیا ہے؟

کیا بچے اور بچیاں حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مطابق تربیت حاصل کر رہے ہیں؟

کیا قرآن کریم ناظرہ با ترجمہ' نمازوں' دعاؤں' امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ سے تعلق۔ سچائی' صفائی' اطاعت میں یہ بچے مثالی کردار کے حامل ہو چکے ہیں۔ کیا لازمی عربی اردو اور کم از کم ایک غیر ملکی زبان سیکھ رہے ہیں؟

کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ آئندہ صدی کے چیلنجوں کا مقابلہ کر سکیں گے؟

جواب خواہ ہاں میں ہو یا نہ میں دونوں صورتوں میں آپ کی دلی دعاؤں اور عملی توجہ کی ضرورت ہے۔

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

اعلان

○ خلافت لائبریری میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بچوں کے مطالعہ کے لئے ایک بہت اچھا سیکشن قائم ہے جو بعد دوپہر ایک بجے سے شام سات بجے تک کھلا رہتا ہے۔ ربوہ کے واقفین نو بچوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنا عمومی مطالعہ وسیع کرنے کے لئے اس سیکشن سے بھرپور استفادہ کریں۔

ممبر بننے کے لئے دس روپے سالانہ فیس ہے۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ :17 مئی۔1998ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

منگل 19 مئی غروب آفتاب	7-04
بدھ 20 مئی طلوع آفتاب	5-06

عالمی خبریں

بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کے پرنسل سیکرٹری نے کہا ہے کہ پاکستان کے پاس 15 ایٹم بم ہیں۔ پاکستان کو نیو کلیائی حملے میں پہل نہ کرنے کے معاہدے کی پیشکش پر غور کر رہے ہیں ہم 50 سال سے امن اور ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمے کی بات کر رہے ہیں لیکن کسی نے نہ سنی۔ چین میزائلوں کی تیاری میں پاکستان کی مدد کر رہا ہے۔

گروپ 8 کے ممالک نے بھارت پر پابندیوں کی منظوری دے دی ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ بھارت سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرے ورنہ نتائج کے لئے تیار ہو جائے۔ جس نے بھی ایٹمی دھماکہ کیا اس پر پابندیاں لگیں گی۔

بھارت نے دھماکوں کی فلم ٹیلی ویژن پر دکھادی ہے۔ بھارت نے جو دھماکے کئے ان کا وزن 45 کلو ٹن تھا۔

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے کہا ہے کہ بھارت کو مزہ چکھانے کے امریکی دعوے بے اثر دکھائی دیتے ہیں۔ امریکہ کی اقتصادی پابندیاں اس قدر سخت نہیں ہوں گی۔ اس ضمن میں سب سے بڑا مسئلہ امریکہ کا دیگر ممالک کی تائید اور حمایت سے محروم ہونا ہے۔

سی آئی اے (امریکی خفیہ ایجنسی) نے صدر کلنٹن کو رپورٹ کی ہے کہ پاکستان نے دھماکے کی تیاریاں معطل نہیں کیں۔ امریکی جاسوسی طیاروں نے نہایت واضح تصاویر کھینچی ہیں جو انٹرنیٹ پر بھی دکھائی جا رہی ہیں

روس نے بھارت کو مزید بحری جنگی جہاز دینے کا اعلان کیا ہے بھارت پہلے بھی روس سے 9 بحری جہاز حاصل کر چکا ہے۔

انڈونیشیا کی فوج نے طلباء پر گولی چلانے کی غلطی تسلیم کر لی ہے جس کے نتیجہ میں سارے ملک میں فسادات پھیل گئے۔ اب تک 1500 افراد ہلاک اور 100 لاپتہ ہیں۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اپنی قوت کا مظاہرہ کئے بغیر ہم زیادہ طاقتور ہیں۔ دھماکہ 15۔ سال پہلے بھی کر سکتے تھے۔ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کریں گے۔ ہم ایٹمی ٹیکنالوجی میں بھارت سے آگے ہیں۔ دھماکے کا فیصلہ قوم کرے گی۔ 12 سے 24 گھنٹوں میں بھارت کو جواب دے سکتے تھے۔ لیکن ہم نے جلد بازی نہیں دکھائی۔ میں قوم کے جذبات کو سمجھتا ہوں لیکن ضروری نہیں کہ ہم وہی کریں جو بھارت نے کیا۔ دنیا باتیں تو بہت کرتی ہے ہم دیکھنا چاہتے کہ ہندوستان کو کیا سزا ملے گی۔

بھارتی دھماکوں سے پیدا شدہ صورت حال پر تبادلہ خیال کے لئے وزیر اعظم محمد نواز شریف چین جا رہے ہیں۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں پاکستان کے مجوزہ ایٹمی تجربے کی مخالفت بڑھ گئی ہے۔ رد عمل میں اس خدشے کا اظہار کیا گیا ہے کہ تابکاری سے لوگ نسل در نسل بیماریوں اور اموات سے دوچار ہوں گے۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے آٹھ بڑے صنعتی ممالک کے سربراہوں کے نام ایک مراسلے میں کہا ہے کہ بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے باعث "جنوبی اشیا میں امن کا ضامن" حربی توازن یکسر بگڑ گیا ہے۔ خطے میں کشیدگی اور تناؤ میں شدید اضافہ ہو گیا ہے۔ بی جے پی نے پاکستان دشمنی کو اپنی پالیسی کا بنیادی جزو بنا لیا ہے۔ اور اپنے ایجنڈے پر عملدرآمد بھی شروع کر دیا ہے۔ اب ہماری سلامتی کو لاحق شدید خطرات کے باوجود ہمیں ایٹمی دھماکہ کرنے سے باز رہنے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اب آپ پاکستان کو درپیش خطرات کا درست ادراک کریں گے۔

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے واشنگٹن پوسٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکہ کرنے کا فیصلہ اس لئے مشکل ہے کہ پاکستان پابندیوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

جرمنی کے چانسلر ہلمٹ کوہل نے اور جاپان کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کر دیا ہے۔ دنیا کے بڑے صنعتی ممالک 8-G کی سربراہ کانفرنس کے خاتمے پر نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جرمنی کے چانسلر نے کہا کہ قابل اعتماد معلومات کے مطابق پاکستان نے اتوار کو ڈھائی بجے دوپہر دھماکہ کیا ہے۔ جاپانی وزیر اعظم نے کہا کہ ہمیں بھی غیر مصدقہ دھماکے کی اطلاعات ملی ہیں۔

دفتر خارجہ پاکستان نے ان خبروں کو جھوٹا قرار دیا ہے کہ پاکستان نے اتوار کو دھماکہ کر دیا ہے۔ عالمی ذرائع ابلاغ نے اتوار کی دوپہر پاکستانی دھماکے کی جعلی خبر لگائی۔ ایسی خبریں پاکستان کو پابندیوں میں جکڑنے کی سازش ہیں۔ عالمی ادارے گمراہ کن پروپیگنڈا نہ کریں۔

اسرائیل نے پاکستان پر فضائی اور میزائل حملے کرنے کی دھمکی دے دی ہے۔ مصر کے ایک عربی اخبار کے مطابق اسرائیل نے امریکہ کو اطلاع دی ہے کہ پاکستان نے دھماکہ نہ کرنے کی یقین دہانی نہ کرائی تو پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کر دیا جائے گا۔

اسرائیلی دھمکی کے پیش نظر حکومت پاکستان نے حساس مقامات پر طیارہ شکن میزائل نصب کر دیئے ہیں۔ حفاظتی انتظامات سخت اور ریڈار سسٹم کو مزید فعال بنا دیا گیا ہے۔

وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ دھماکے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ صرف وقت کا تعین باقی ہے۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے اپنے بیان میں دھماکہ نہ کرنے کی کوئی یقین دہانی نہیں کرائی۔ چاغی کے علاقے میں ایٹمی دھماکے کے لئے 3 مختلف مقامات کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ حکومت سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں معیار کا فرق ختم کرے گی۔

توہین رسالت قانون کے تحفظ کے لئے مسلم لیگ سمیت متعدد جماعتوں نے 23۔ مئی کو مکمل ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔ آل پارٹیز کانفرنس سے مرزا اسلم بیگ۔ عبدالستار خان نیازی۔ حمید گل۔ محمد خان لغاری۔ حافظ حسین احمد اور اکرم اعوان نے خطاب کیا۔

پاکستان بھارت کو 2 ہزار میگا واٹ بجلی مہیا کرے گا۔ یہ بجلی لاہور اور سندھ کے گرڈ سٹیشن سے سپلائی کی جائے گی۔ حکومت نے اس فیصلہ کی باقاعدہ منظوری دے دی ہے۔

شدید گرمی سے اندرون سندھ میں 25۔ افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔ درجہ حرارت 50 سنٹی گریڈ تک پہنچ گیا ہے۔ پنجاب میں بھی ان دنوں گرمی کی شدید لہر ہے سرگودھا میں 2۔ افراد اور اوکاڑہ میں 3۔ افراد گرمی سے جاں بحق ہو گئے ہیں۔ عوام کو یہ طبی مشورہ دیا گیا ہے کہ سر ڈھانپ کر نکلیں۔ کٹے ہوئے پھل اور برف گولوں سے اجتناب کریں اور نمک ملا پانی استعمال کریں۔

کراچی میں گلشن اقبال کے علاقہ میں یکے بعد دیگرے دو بم پھٹے جس سے دو افراد ہلاک اور 28 زخمی ہو گئے۔ اسی طرح دو کاریں، دو کیبن اور چار دوکانیں تباہ ہو گئیں۔

ایک مسافر بس جو میرپور سے جہلم آرہی تھی نہر اپر جہلم میں گرنے سے 29 مسافر ڈوب گئے۔ کل 40 مسافروں میں سے 11 نکال لئے گئے۔ چند مسافروں کی حالت نازک ہے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 20- مئی بروز بدھ دفتر الفضل بند رہے گا لہذا اس تاریخ کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

زرعی رقبہ بشمول باغ امرود 2 سال کیلئے ٹھیکہ پر دینا مطلوب ہے نیز نجی ملازمت کیلئے ایک نوجوان جو موٹر سائیکل چلانا جانتا ہو۔
رابطہ کیلئے : ☎ 213102

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ❁ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 647434

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز ۔ رضوان فوڈز ۔ تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا • بیسن • دلیہ • چنے • کھل سرسوں اور تیل سرسوں
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307

★ طلائی چوڑیوں کی انواع واقسام ورائٹی
• آپکی سہولت کیلئے خصوصی ارجنٹ سروس
• صرف 72 گھنٹے میں آرڈر پر سونے کی چوڑیاں تیار کروائیں • ہم ہر ماہ کڑوں اور چوڑیوں کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں۔
نوٹ : ڈیزائنوں کی جانچ کیلئے اوقات کار میں تشریف لا سکتے ہیں۔
☎ دوکان 212337
رہائش 212175
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف